سوال

(505) عورت، گدھا اور کتے کے گزر جانے سے نماز کا ٹوٹ جانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورت، گدھا اور کتے کے گزر جانے سے نماز کا ٹوٹ جانا؟ برائے کرم یہ وضاحت فرمادیں کہ کیا گھر میں نوافل ادا کرنے کی صورت میں اگر سامنے سے ہماری ماں، بہن یا بیوی گزر جائے تب بھی نماز ٹوٹ جائے گا۔ اس حدیث کا اصل مفہوم کیا ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

احادیث میں جو عورت، گدھا اور کالے کتے کا ذکر ہے یہ وہ اشیا ہیں جو انسان کی نماز میں بگاڑ کا سبب بن سکتی ہیں۔ کیونکہ نمازی کے آگے سے ان اشیا کا گزرنا خشوع اور خضوع کو مٹانے کے مترادف ہے۔ یہی حدیث کا مقصود ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''وتاول ھولاء حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ علی ان المراد بالقطع نقص الصلاۃ لشغل القلب بھذہ الاشیاء ولیس المراد ابطالھا'' (شرح مسلم، ج۴، ص۲۳۰)

''یعنی جو حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ کی ہے اس سے مراد نماز میں کمی ہونے کے ہیں (کیونکہ ان اشیا کا گزرنا) شغل قلب کا باعث ہے، اور اس سے مراد نماز کا باطل ہونا نہیں ہے (بلکہ خشوع وخضوع میں فرق آنا ہے)۔''

امام شوکانی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''قال العراقی: واحادیث الباب تدل علی ان الکلب والمراۃ والحمار تقطع الصلاۃ، والمراد بقطع الصلاۃ ابطالھا، وقد ذھب الی ذالک جماعۃ من الصحابۃ منھم ابوھریرۃ، وانس، وابن عباس رضی اللہ عنھم'' (نیل الاوطار، ج۳، ص۱۷)

''علامہ عراقی فرماتے ہیں کہ جو احادیث اس باب پر دلالت کرتی ہیں کہ کتا، عورت اور گدھا نماز کو قطع کر دیتے ہیں تو اس سے مراد نماز کا قطع ہونا (خشوع وخضوع میں) باطل ہونا ہے اور اسی طرف صحابہ کرام کی ایک جماعت گئی جن میں ابوہریرہ، انس اور ابن عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین شامل ہیں۔''

اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے کہ نمازی کے آگے مندرجہ بالا اشیا کا گزرنا نماز کو فاسد کرنے کے مترادف ہے۔ اگر ہم غور کریں کہ ان اشیا کا ذکر کیوں

کیا گیا ہے تو واقعی میں یہ اشیا نماز کو فاسد کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ مثلاً

اگر آپ نماز ادا کر رہے ہیں اور کتا وہ بھی کالا آپ کے سامنے بھونکنا شروع کر دے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی نماز سے خشوع وخضوع جاتا رہے گا۔ اسی طریقے سے اگر آپ نماز کی حالت میں ہیں اور ایک عورت آپ کے سامنے سے گزر جائے تب بھی آپ کی نماز میں خلل واقع ہو سکتا ہے اور بعینہ یہی حالت گدھے کی ہے جب وہ اپنی بد صورت آواز سے ہینکے گا تو یقیناً نماز میں خلل اور خرابی واقع ہوگی۔

صفی الرحمن مبارکپوری فرماتے ہیں:

''وامّا تخصیص المراۃ والکلب والحمار بالذکر فلیس معناہ ان غیرھا لا یقطع برکۃ الصلاۃ، والالم یکن لتاثیم الرجل لاجل مرورہ بین یدی المصلی معنی، بل لان ھذہ الثلاث مظان لوجود الشیطان وفتنتہ، فیکون القطع من اجلھا ابلغ واشد واقطع، فقد روی الترمذی عن ابن مسعود مرفوعاً (ان المراۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفھا الشیطان) وروی مسلم عن جابر مرفوعا ان المراۃ تقبل فی صورۃ شیطان وتدبر فی صورۃ شیطان وورد فی نھیق الحمار: انہ ینھق حین یری الشیطان۔ اما الکلب فقد ورد فی ھذا الحدیث نفسہ ان الکلب الاسود شیطان، وقد علم خبث مطلق الکلب بان الملائکۃ لا تدخل بیتا فیہ کلب، وان من اقتنی کلبا۔ فیما لم یاذن فیہ الشرع۔ انتقص من اجرہ کل یوم قیراطان۔ اما وصف الکلب الاسود بانہ شیطان فلکثرۃ خبثہ وشدۃ سوء منظرہ وفظاعتہ۔''

(منۃ المنعم شرح مسلم، ج ۱، ص ۳۲۸)

''اور جو ذکر میں تخصیص کی گئی ہے کہ عورت، کتّا اور گدھا (نماز کو باطل کر دیتے ہیں) تو پس اس کا معنی یہ نہیں کہ ان تینوں اشیا کے علاوہ کوئی اور چیز نماز کی برکت کو ختم نہیں کر سکتی۔ اگر یہ حکمتیں نہ ہوتیں (یعنی عورت، کتا اور گدھا کے گزرنے کی) تو مرد کے لیے کوئی گناہ نہ ہوتا۔ بلکہ یہ تینوں چیزیں شیطان کے وجود اور فتنہ کی جگہیں ہیں۔ تاکہ (نماز) ختم ہو جائے اور شیطان کی وجہ سے سخت پریشان ہو جائے۔ ترمذی نے ابن مسعود سے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ عورت یقیناً پردے کی جگہ ہے اور جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اس کی طرف اشارہ کرتا ہے، اور مسلم میں جابر بن عبداللہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ یقیناً عورت جب آتی اور جاتی ہے شیطان کی صورت میں، اور گدھے کے ہینکنے کے بارے میں بھی موجود ہے کہ وہ شیطان کو دیکھ کر اپنی آواز نکالتا ہے (ہینکتا ہے) اور جہاں تک کتے کے بارے میں ہے تو حدیث میں کالے کتے کے ساتھ یہ مخصوص ہے۔ کیونکہ کالے کتے کو شیطان کہا گیا ہے۔ یقیناً کتے کا مطلب خبث ہونا موجود ہے کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتے ہوں یا جس نے کتے کو پالا ہو اس کے بارے میں شریعت نے اجازت مرحمت فرمائی۔ (بلاوجہ کتا پالنا شریعت میں اس کی رخصت نہیں)''

شبیر احمد عثمانی ''فتح الملھم'' میں فرماتے ہیں:

''المراد بالقطع فی حدیث الباب قطع الوصلۃ بین العبد وبین الرب جل جلالہ لا ابطال الصلاۃ نفسھا'' (فتح الملھم شرح صحیح مسلم، ج ۳، ص ۳۳۴)

ترجمہ: ''یعنی نماز ختم کرنے کا جو یہاں مقصد ہے اس حدیث کے باب میں تو قطع سے مراد بندے اور رب کے درمیان رابطہ کا انقطاع ہے اور نماز کا اپنی ذات کے اعتبار سے باطل ہونا مراد نہیں۔''

امام قرطبی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں:

'' یقطع الصلاۃ المراۃ والحمار، فان ذالک مبالغۃ فی الخوف علی قطعھا وافسادھا بالشغل بھذہ المذکورات، وذالک ان المراۃ تفتن، والحمار ینھق، والکلب یروع فیتشوش المتفکر فی ذالک حتی تنقطع علیہ الصلاۃ وتفسد''

(المفھم شرح مسلم، ج ۲، ص ۱۰۹)

ترجمہ: ''یعنی نماز کا قطع ہونا عورت اور گدھے کی وجہ سے تو یہ مبالغہ ہے اس سبب کہ نماز کا قطع ہونا اور اس کی بنیاد کی وجہ سے ان اشیا کے شغل کے سبب، کیونکہ عورت فتنہ میں

ڈالتی ہے اور گدھے کا ہینگنا (وہ بھی خرابی کا باعث بنتا ہے) اور کتا ڈراتا ہے نمازی کو یہاں تک کہ اسے تشویش میں ڈالتا ہے حتی کہ اس کی نماز ختم ہو جاتی ہے یا (خشوع وخضوع میں) بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔''

جلال الدین سیوطی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''وان المراد بالقطع فی الحدیث نقص الصلاۃ یشغل القلب بھذہ الاشیاء''

(الدیباج، ج ۱، ص ٦٤٠)

ترجمہ: ''یہ کہ نماز کا قطع سے مراد یہاں حدیث میں نماز کی کمی ہے کیونکہ دل ان اشیا کی وجہ سے شغل میں پڑ جاتا ہے۔''

الحمدللہ بات عیاں ہوئی کہ ان تین اشیا کا جو ذکر احادیث صحیحہ میں موجود ہے آخر اس میں کیا حکمت ہے۔ اس کی حکمتیں دوسری احادیث نے مترشح کر دیں کہ ان کا اصل سبب (نماز کا خراب ہونا) شیطان کے عمل دخل کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ جب بندہ صلاۃ کو ادا کرتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اور شیطان کا کام ہی بندہ کا تعلق رحمٰن سے توڑنا ہے۔

باقی رہا محارم رشتہ داروں کے گزرنے کا تو اس حوالے سے شیخ ابن باز سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

"الحدیث المذکور عام، یعم الأم والأخت والبنت والزوجة وغیرھن، لعدم ما یدل علی التخصیص" انتہی.

"مجموع فتاوی ابن باز" (332/29).

یہ حدیث عام ہے، جو ماں، بہن، بیٹی اور بیوی وغیرہ سب کو شامل ہے۔ اس میں کسی کی تخصیص نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ

جلد2